چکوال میں آباد ایک خاندان

تاریخ کے آئینہ میں

(پیرزادہ) عابد حسین شاہ

ناشر

بہاء الدین زکریا لائبریری

چکوال

ضلع چکوال میں آباد

ایک خاندان تاریخ کے آئینے میں

مؤلف

(پیرزادہ) عابد حسین شاہ

ناشر

بہاء الدین زکریا لائبریری بمقام چھونبی

تحصیل و نزد چواسیدن شاہ ضلع چکوال پوسٹ کوڈ ۴۸۳۲۱

اسلامی جمہوریہ پاکستان (صوبہ پنجاب)

سلسلہ اشاعت نمبر (۲)

نام کتاب --------- ضلع چکوال میں آباد ایک خاندان تاریخ کے آئینے میں

مؤلف ------------ (پیرزادہ) عابد حسین شاہ

طبع اول ---------- ۱۹۹۷ء / ۱۴۱۸ھ

قیمت ------------ ۵/ روپے

ناشر ------------ بہاء الدین زکریا لائبریری ○ ضلع چکوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صوبہ پنجاب کے ضلع چکوال میں آباد زیرِ تذکرہ مذہبی و علمی خاندان کے جد اعلیٰ صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ہبار بن اسود رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی کے بیٹے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کا سلسلہ نسب پانچ پشت اوپر جا کر ایک ہو جاتا ہے۔ آپ فتح مکہ کے موقع پر دولت ایمانی سے مشرف ہوئے۔ حضرت ہبار رضی اللہ عنہ کے حالات علامہ ابن اثیر جزری (وفات ۶۳۰ھ) نے اپنی مشہور کتاب "اسد الغابہ فی معرفتہ الصحابہ" جلد نہم میں تفصیل سے درج کیئے ہیں، اس کتاب کا اردو ترجمہ لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں علامہ ابن حجر العسقلانی (وفات ۸۵۲ھ) نے اپنی کتاب "الاصابہ فی تمیز الصحابہ" کی تیسری جلد میں آپ کے حالات یکجا کر دیئے ہیں۔

خلافت بنو عباس کے ابتدائی دور میں حضرت ہبار رضی اللہ عنہ کی اولاد نے جزیرہ عرب سے ہجرت کر کے سندھ میں قیام کیا اور کچھ ہی عرصہ بعد غلبہ حاصل کر کے یہاں اپنی حکومت قائم کر لی اور آج کے ضلع سانگھڑ میں منصورہ نام کا ایک شہر آباد کر کے اسے اپنا دارالحکومت قرار دیا۔ حجاز مقدس سے اس خاندان کی ہجرت اور سندھ میں آمد کا ثبوت عرب مؤرخین کا ہاں ملتا ہے چنانچہ مصعب زبیری

(وفات ۲۳۶ھ) نے اپنی کتاب "نسب قریش" مطبوعہ قاہرہ کے صفحہ ۲۲۰ پر، زبیر بن بکار (وفات ۲۵۶ھ) نے "جمہرۃ نسب قریش و اخبارھا" مطبوعہ قاہرہ کے صفحہ ۶۲۰ پر، علامہ البلاذری (وفات ۲۷۹ھ) نے اپنی کتاب "فتوح البلدان" جس کا اردو ترجمہ چھپ چکا ہے، اس کی جلد دوم میں، نامور مؤرخ المسعودی (وفات ۳۴۶ھ) نے "مروج الذھب و معادن الجواھر" جس کا اردو ترجمہ تاریخ مسعودی کے نام سے دستیاب ہے، اس کی جلد اول میں، علامہ ابن حزم (وفات ۴۵۶ھ) نے "جمہرۃ انساب العرب" مطبوعہ بیروت کے صفحہ ۱۱۸ پر اور ابن قدامہ المقدسی (وفات ۶۲۰ھ) نے "التبیین فی انساب القرشیین" مطبوعہ عراق کے صفحہ ۲۴۷ پر حضرت ہبار رضی اللہ عنہ کی اولاد کی سندھ ہجرت اور یہاں پر حکومت قائم کرنے کا ذکر کیا ہے۔

پاک و ہند کے متعدد مؤرخین نے اپنی تحریروں میں حضرت ہبار رضی اللہ عنہ کی اولاد کی سندھ میں آمد اور سلطنت ہباریہ سندھ کے قیام اور عروج و زوال کو بیان کیا ہے۔ چنانچہ علامہ سید سلیمان ندوی (وفات ۱۹۵۳ء) نے اپنی دو کتابوں "عرب و ہند کے تعلقات" اور "تاریخ سندھ" میں، پروفیسر ڈاکٹر مولوی محمد شفیع (وفات ۱۹۶۳ء) نے "مقالات مولوی محمد شفیع" کی جلد پنجم میں، مولانا نور احمد خان فریدی (وفات ۱۹۹۴ء) نے اپنی تین کتب "تذکرہ مشائخ سہرورد"، "تذکرہ حضرت بہاء

الدین زکریا ملتانی" مطبوعہ لاہور اور "ملتان اور مؤرخین" میں، علاوہ ازیں قاضی اطہر مبارکپوری نے "ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں"، دہلی یونیورسٹی کے شعبہ عربی کے صدر پروفیسر خورشید احمد فارق نے اپنی کتاب "برصغیر اور عرب مؤرخین" میں سلاطین ہباریہ سندھ کے حالات تفصیل سے درج کیئے ہیں۔ اس ضمن میں ماہنامہ "القول السدید" لاہور بابت اگست ۱۹۹۶ء میں "سیدنا ہبار بن اسود رضی اللہ عنہ" کے عنوان سے شائع ہونے والا مخدوم زادہ مشتاق احمد شاہ خطیب شاہدرہ لاہور کا مضمون بھی قابل ذکر ہے۔

تاریخ نویسی میں سکّے کی دریافت متعلقہ دَور کی تاریخ کی تصدیق کے لیے انتہائی معتبر و اہم شہادت تصور کی جاتی ہے۔ سلاطین ھباریہ سندھ کا دور اس شہادت سے بھی متصف ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ قبل سندھ کی سرحد سے ھباری خاندان کے دور حکومت کے چھ ہزار پانچ سو پچاسی سکّے دریافت ہوئے جو جودھ پور ہندوستان کے عجائب گھر میں محفوظ ہیں۔ ان سکوں کے تعارف پر مشتمل مولانا سید ابو ظفر ندوی کا ایک تحقیقی مضمون ماہنامہ "معارف" اعظم گڑھ کی جلد چونسٹھ کے دوسرے شمارے میں شائع ہو چکا ہے۔

سندھ پر اس خاندان کی حکمرانی تقریباً دو سو برس قائم رہی۔ بالآخر سلطان محمود غزنوی کے دَور میں ۴۱۷ھ کے لگ بھگ قرامطہ کے ہاتھوں اس کا خاتمہ ہوگیا۔ لیکن

کے خبر تھی کہ ڈیڑھ سو سال بعد اسی خاندان میں ایک ایسی ہستی پیدا ہوگی جو اپنی روحانی سلطنت قائم کر کے دور دراز ملکوں تک دعوت اسلام پہنچائے گی اور رہتی دنیا تک اس کا نام زندہ و تابندہ رہے گا۔ ہماری مراد شیخ الاسلام ابو محمد حضرت بہاء الدین زکریا سہروردی ملتانی رحمتہ اللہ علیہ (پیدائش ۵۶۶ھ) کی ذات بابرکات ہے۔

غوث العالمین حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی ساتویں صدی ہجری میں برصغیر کے بلند مرتبت صوفی تھے، آپ نے ملتان شہر میں قیام فرماتے ہوئے اپنی اولاد اور مریدین کے ذریعے مشرق بعید تک اسلام کا پیغام پہنچایا۔ بنگال، برما، چین، فلپائن، انڈونیشیا اور ملائشیا میں اسلام کا پھیلاؤ اور تصوف کے سلسلہ سہروردیہ کا تعارف، حضرت بہاء الدین زکریا اور آپ سے فیض یافتہ سہروردی مشائخ کے ذریعے ہوا۔ مشرق بعید کے مسلمان اب تک آپ کے عقیدت مند چلے آرہے ہیں، ملائشیا میں آپ کی حیات و تعلیمات پر ایک کتاب چھپ چکی ہے۔ وزیر اعظم ملائشیا تنکو عبد الرحمن نے ۱۹۶۴ء میں پاکستان کا سرکاری دورہ کیا تو اس دوران انہوں نے حضرت بہاء الدین زکریا رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری کی خواہش ظاہر کی اور جذبۂ محبت و عقیدت کے اظہار کے لیئے کشاں کشاں آپ کے مزار پر پہنچے۔ وزیر اعظم ملائشیا کی ملتان آمد و حاضری کی روداد معہ تصاویر منشی عبد الرحمان (وفات ۱۹۸۹ء) کی کتاب "بہار رفتہ" میں محفوظ ہے۔

حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ کی ایک تصنیف "الاوراد" نام کی ہے جو اصل کتاب اور اس کا اردو ترجمہ الگ الگ چھپ چکے ہیں اور دست یاب ہیں۔ آپ کے سوانح حیات، برصغیر کی تاریخ اور صوفیاء کے تذکروں کے موضوع پر لکھی جانے والی تمام کتابوں میں موجود ہیں۔ ان میں علامہ جمالی (وفات ۹۴۲ھ) کی کتاب "سیر العارفین" جس کا اردو ترجمہ معروف محقق پروفیسر ڈاکٹر محمد ایوب قادری (وفات ۱۹۸۳ء) نے کیا اور اسے معروف دانشور اشفاق احمد نے ۱۹۷۶ء میں لاہور سے شائع کیا۔ نیز مخدوم حسن بخش قریشی مرحوم سجادہ نشین ملتان کی کتاب "انوارِ غوثیہ" مطبوعہ ۱۳۲۷ء، اور مولانا نور احمد خان فریدی کی چار ضخیم جلدوں پر مشتمل تصنیف "تذکرہ مشائخ سہرورد"، طہران یونیورسٹی ایران سے پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لیئے منظور کیا جانے والا ڈاکٹر شمیم محمود زیدی صاحبہ کا فارسی مقالہ "احوال و آثار شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی و تصحیح خلاصتہ العارفین" جسے ۱۹۷۴ء میں مرکز تحقیقات فارسی اسلام آباد نے کتابی شکل میں شائع کیا۔ قاہرہ یونیورسٹی قاہرہ مصر کے وائس چانسلر ڈاکٹر ابو الوفا الغنیمی التفتازانی (وفات ۱۹۹۴ء) کی سرپرستی میں شائع ہونے والے عربی ماہنامہ "التصوف الاسلامی" شمارہ دسمبر ۱۹۹۲ء میں شائع الحاج عبد اللطیف کا مضمون "صفحات مجیدۃ من تاریخ جمھوریہ باکستان الاسلامیہ" بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ مزید بر آں آپ کی تعلیمات کو عام کرنے اور

خدمات کو متعارف کرانے کے لیئے مخدوم سجاد حسین قریشی سجادہ نشین ملتان نے ۱۹۵۵ء میں ملتان ہی سے "آستانہ زکریا" کے نام سے ایک ماہنامہ رسالے کا اجراء کیا، میر حسان الحیدری اس کے ایڈیٹر تھے۔ آج کل لاہور سے سید اویس علی سہروردی کی ادارت میں "سہرورد" کے نام سے نکلنے والا رسالہ یہ کام جاری رکھے ہوتے ہے۔

حضرت بہاء الدین زکریا سہروردی رحمتہ اللہ علیہ نے دور دراز علاقوں تک اسلام کی اشاعت کا جو کام اپنے مریدین و اولاد کے ذریعے شروع کیا تھا یہ سلسلہ آپ کے وصال کے بعد بھی صدیوں تک جاری رہا۔ آج کے ضلع چکوال کی حدود میں حضرت کے تربیت یافتہ مبلغین اسلام کی آمد کا ثبوت ملتا ہے۔ آپ کے پوتے قطب الاقطاب حضرت شاہ رکن عالم ملتانی رحمتہ اللہ علیہ (وفات ۷۳۵ھ) کے خلیفہ، سادات خاندان کی بخاری شاخ کے اہم بزرگ حضرت سید جلال الدین بخاری المعروف بہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ (وفات ۷۸۵ھ) کا بسلسلہ رشد و ہدایت، چکوال ضلع میں آنے کے آثار متعدد مقامات پر محفوظ ہیں۔ اس ضلع کی تحصیل چوآسیدن شاہ کے قریب ایک گاؤں آپ سے موسوم "پیر مخدوم جہانیاں" نامی صدیوں سے آباد چلا آرہا ہے۔ جہاں پر آپ کی قیام گاہ اچھی حالت میں موجود ہے۔ ضلع بھر کی تاریخ میں اس خطہ پر مبلغین اسلام کی آمد سے

متعلق اب تک کی معلومات کے مطابق سب سے پہلا نام حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری کا ہے۔ ضلع کے ممتاز اہل قلم کے لکھے گئے مضامین پر مشتمل، ڈپٹی کمشنر چکوال ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی کی مرتب کردہ کتاب "تاریخ چکوال" مطبوعہ ۱۹۹۲ء میں اس کی تفصیلات دی گئی ہیں۔

حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد میں سے کئی نسلوں کے بعد حضرت پیر محمد حسین بن حضرت پیر خواجہ نوری رحمتہ اللہ علیہ پہلے بزرگ تھے جنہوں نے خطّہ چکوال میں مستقل سکونت اختیار کی آپ ضلع خوشاب کے قصبہ پیل پیراں سے ہجرت کر کے چکوال کے موضع کرولی میں تشریف فرما ہوئے اور مجاہدہ نفس، تبلیغِ اسلام و اصلاح کا کام شروع کیا دورِ حاضر کے نامور مؤرخ مولانا نور احمد خان فریدی نے اپنی کتاب "تذکرہ حضرت صدر الدین عارف رحمتہ اللہ علیہ" کی دونوں جلدوں میں اس خاندان کی ضلع چکوال میں آمد کا حال درج کیا ہے نیز اس خاندان میں موجود قلمی شجرہ نسب سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ ان قلمی نسب ناموں میں تین بطور خاص قابل ذکر ہیں، ان میں سے ایک پیر محمد زکریا شاہ چشتی سیالوی سکنہ وعولہ نزد چوآسیدن شاہ، دوسرا پیر محمد سجاد شاہ سکنہ تترال کہون اور تیسرا پیر انور حسین شاہ چشتی نقشبندی سکنہ چھونبی نزد چوآسیدن شاہ کے پاس موجود ہیں، آخر الذکر تقریباً دو سو سال پہلے کی تحریر ہے۔ مولانا فریدی کی مذکورہ بالا کتاب اور

خاندانی نسب ناموں میں حضرت پیر محمد حسین رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب (ناموں کے معمولی فرق کے ساتھ) یوں درج ہے۔

پیر محمد حسین بن پیر خواجہ نوری (روضہ بمقام پپیل پیراں) بن پیر علی قتال بن شیخ محمد صدر الدین بادشاہ بن شیخ شہر اللہ بن شیخ محمد یوسف قریشی بن شیخ عماد الدین محمد بن شیخ رکن الدین سمر قندی بن شیخ صدر الدین محمد حاجی بن شیخ عماد الدین اسماعیل شہید بن شیخ صدر الدین عارف بن شیخ الاسلام ابو محمد بہاء الدین زکریا ملتانی سہروردی بن مولانا شیخ وجیہہ الدین محمد غوث بن کمال الدین ابو بکر بن جلال الدین بن علی قاضی بن شمس الدین بن حسین عبد اللہ بن حسین بن مطرفہ بن خزیمہ بن حازم بن تاج الدین المطرف بن امیر عبد الرحیم بن عبد الرحمٰن بن حضرت ھبار رضی اللہ عنہم۔

اس ضلع میں یہ خاندان درج ذیل مقامات میں آباد ہے اور زندگی کے دیگر شعبوں کے ساتھ ساتھ روحانی و علمی خدمات سر انجام دے رہا ہے۔ کرولی، خیر پور، چک مصری، مور جھنگ، وعولہ، تترال کہون، ڈلوال، چھوبنی نزد چوآسیدن شاہ، چندو، ڈیرہ راجگان نزد بشارت، کوٹ راجگان نزد دیوالیاں، سر کال مائر، کھوکھر، چکوال، صابہ راجگان، ہفیال، کھنوال، دھروگی اور وٹلی وغیرہ۔ (موضع مور جھنگ میں آباد افراد کا تعلق اسی خاندان کی بھیرہ ضلع سرگودھا شاخ سے ہے)۔

ماضی میں اس خاندان میں جو روحانی شخصیات **ہو** گزری ہیں ان میں سے چند کے

اسماء گرامی یہ ہیں۔ وعولہ کے صاحبِ مزار پیر رنگہ شاہ اور مولانا پیر عبد اللہ شاہ قاضی تحصیل پنڈدادن خان، نیز پیر مہتاب شاہ نقشبندی و مولانا پیر نظام الدین شاہ، کرولی کے شاہ شہر اللہ و شاہ کرم اللہ المعروف بہ پیر مٹھہ شاہ اور پیر مدد شاہ، تترال کھون کے پیر شیخ محمد، پیر غلام مصطفٰے شاہ و پیر محمد اعظم شاہ مجذوب، خیر پور کے پیر ولایت شاہ مجذوب، چھونبی میں مدفون پیر محمد حسین شاہ، وٹلی کے پیر جمال شاہ و پیر قادر بخش سہروردی، صابہ راجگان میں مدفون پیر نظام الدین شاہ اور کھنوال کے پیر خواجہ غلام نبی شاہ و پیر فتح حیدر شاہ رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ ان بزرگوں میں سے بعض کے حالات مولانا نور احمد خان فریدی کی کتاب "تذکرہ حضرت صدر الدین عارف" میں ملتے ہیں۔ علاوہ ازیں وعولہ کے پیر مہتاب شاہ نقشبندی کے حالات پر حافظ محمد یونس نے "ایک مرد درویش" کے نام سے کتاب مرتب کی جو شائع ہو چکی ہے نیز ماہنامہ "المعصوم" کراچی کے شمارے جولائی ۱۹۹۲ء میں بھی آپ کے حالات چھپ چکے ہیں۔ مزید برآں کرولی کے حضرت پیر مدد شاہ کی وفات پر ہفت روزہ "سراج الاخبار". جہلم نے اپنی اشاعت اکتوبر ۱۹۰۴ء میں آپ کے وصال کی خبر کو شائع کیا اور خدمات کو سراہا۔ پیر ولایت شاہ مجذوب کے احوال غلام عباس مسرت کی کتاب "گوشہ فردوس" جسے گلوبل پبلی کیشنز اسلام آباد نے ۱۹۹۵ء میں شائع کیا میں درج ہیں۔ پیر قادر بخش سہروردی (مدفون وٹلی) نے سہروردی مشائخ کے حالات پر فارسی نظم میں پندرہ سو سے زائد اشعار

پر مشتمل ایک کتاب لکھی تھی جو ۱۱۸۴ھ میں مکمل ہوئی اس کے تین قلمی نسخے مختلف مقامات پر محفوظ ہیں۔ حال ہی میں غلام حسن سہروردی بلتستانی نے اس کا ترجمہ اردو نثر میں کیا جو متن کے ساتھ مدیر "سہرورد" کی نگرانی میں طباعت کے مراحل میں ہے اس کتاب کے مندرجات پر مزید تحقیق جاری ہے۔

موجودہ دور میں اس خاندان کی روحانی شخصیات میں کرولی کے پیر محمد عزیز شاہ نقشبندی حال مقیم موضع بدلی والا نزد خوشاب، تترال کہون کے پیر سید امیر شاہ نقشبندی حال مقیم جاتلی، کھنوال کے پیر الطاف حسین شاہ، چندو کے مولانا حافظ بشیر احمد شاہ چشتی اور چھوبنی کے پیر انور حسین شاہ چشتی نقشبندی جیسی ہستیاں خاندانی وقار و عظمت کو بحال رکھے ہوتے ہیں۔

ماضی قریب میں اس خاندان کے قابل فرزندان نے زندگی کے دیگر شعبوں میں بھی شاندار خدمات سرانجام دیں ان میں تترال کہون کے ڈی ایس پی سکندر شاہ مرحوم جنہیں قائد اعظم میڈل دیا گیا، کرولی کے پیر صدیق شاہ جو حکومت ہند کے ضلعی کرسی نشین تھے اور ان کا ذکر مرزا محمد اعظم بیگ کی کتاب "تاریخ جہلم" مطبوعہ ۱۸۸۰ء میں ملتا ہے۔ کھنوال کے پیر لطیف شاہ جو اسلامیہ ہائی اسکول چکوال کے ہیڈ ماسٹر اور ماہر تعلیم تھے، کرولی کے پیر نجف شاہ جو ڈیرہ غازی خان کے پولیٹیکل تھانیدار تھے۔ نیز حال ہی میں فوت ہونے والے کھنوال کے معروف صحافی

جمیل ہاشمی جن پر چکوال کے ایک ہفت روزہ "شاہ مراد" نے خصوصی نمبر شائع کیا اور چکوال انتظامیہ نے آپ کی خدمات کے اعتراف کے طور پر جمیل ہاشمی ایوارڈ کے اجراء کا اعلان کیا، قابل ذکر ہیں۔

دورِ حاضر میں اس خاندان کی دیگر اہم شخصیات میں سے چند یہ ہیں۔ پنجابی زبان و ادب کے محقق پروفیسر حمید اللہ شاہ ہاشمی، ممتاز سیاسی رہنما پیر شوکت حسین شاہ ایڈووکیٹ، سویڈن میں پاکستان کے سابق سفیر کرنل امیر حسین شاہ جن کا تعلق کرولی سے ہے۔ یونین کونسل میانی کے سابق چیئرمین مسعود ہاشمی سکنہ مور جھنگ، کھنوال کے ظفر ہاشمی تحصیلدار، دھروگی کے پیر خورشید ہاشمی مرحوم، تترال کے کپتان ستار شاہ اور معروف صحافی الطاف پیرزادہ جن کا تعلق سر کال مائر سے ہے، چھونبی کے واجد حسین شاہ۔ جنھوں نے سعودی عرب، انگلینڈ، جرمنی، بلجیئم اور ہالینڈ میں فنی تربیت حاصل کی اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی جدید تعمیر کے دوران اس میں بھاری بھرکم لِفٹ نصب کرنے کا شرف حاصل کیا بعد ازاں غلام فرید بھٹہ نے ان کا انٹرویو لیا جو ماہنامہ "یارانِ وطن" اسلام آباد شمارہ مارچ ۱۹۹۴ء میں شائع ہوا، سب اسی خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ ضلع چکوال کی مشہور شخصیات پر شائع ہونے والی صفدر شاہد کی کتاب "دھن دھرتی" نیز ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی کی "تاریخ چکوال" اور غلام عباس مسرت کی "گوشۂ فردوس" میں اس خاندان کے بعض

مشاہیر کا ذکر موجود ہے۔

چکوال کے نواحی اضلاع خوشاب، سرگودھا، جہلم اور راولپنڈی کے مختلف مواضعات میں بھی یہ خاندان آباد ہے۔ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ اور آپ کی اولاد و خلفاء کے حالات و خدمات پر مشتمل کتب و رسائل کو ایک جگہ محفوظ کرنے کے لیئے موضع چھونبی کے پیر انور حسین شاہ صاحب نے چند سال قبل ذاتی مصارف پر "بہاء الدین زکریا لائبریری" کے نام سے ایک لائبریری قائم کی جس میں دیگر موضوعات کے علاوہ اس موضوع پر خاصا مواد جمع ہو چکا ہے اور شائقین استفادہ کر رہے ہیں یہ مضمون اسی لائبریری کی مدد سے مرتب کیا گیا۔

---------OOOO---------

(ملاحظہ :- یہ مضمون ہفت روزہ "پریم ساگر" چکوال شمارہ ۲۱ فروری ۱۹۸۹ء، ہفت روزہ "آواز" جہلم شمارہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۹۳ء اور ہفت روزہ "دھن کہون" چکوال میں شائع ہوا۔ اب ترمیم و اضافے کے ساتھ اسے کتابچے کی صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ طالب)